CultureTalk Pakistan Video Transcripts: http://langmedia.fivecolleges.edu
The Role of NGOs in Helping Women Succeed

Urdu transcript:

ڈاکٹر شمیم: پاکستان کے اندر عورتوں کو ابھی کافی مشکلات کا سامنا ہے لیکن ایک بہت مثبت بات یہ ہوئ ہے کہ آج تقریبا ہر شعبہ کے اندر، چاہیں وہ زمین میں کام کرنے کا شعبہ ہو یا ٹیکنیکل شعبے ہوں، عورتیں کافی زیادہ آگے بڑھی ہیں اور ترقی ہوئ ہے۔ بلکہ اب تو حد تو یہ ہے کہ ہوائ جہاز اڑانے کے اندر کی تربیت میں بھی عورتوں کو شامل کیا جا رہا ہے۔ بلکہ سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ عورتیں جو ہیں وہ پیداواری رشتوں کے اندر بھی آگے بڑھی ہیں۔ شہروں کے اندر مطلب یہ کہ وہ کام کر رہی ہیں، معاشی ترقی میں بھی کام کر رہی ہیں، گھروں میں بھی کاٹج انڈسٹری میں کام کر رہی ہیں، ملوں میں بھی کام کر رہی ہیں، دوائیوں کی کمپنی میں بھی کام کر رہی ہیں، اور مختلف طریقے سے کام۔
Hospitals
کے اندر، ڈاکٹرز کی حیثیت میں، پیرامیڈک اسٹاف کی حیثیت میں، سرجنز کی حیثیت میں۔ اور مختلف قسم کے پیشوں کے اندر اور ساتھ ہی ساتھ آپ یہ دیکھیں گے کہ عدل و انصاف کے رشتوں میں، وہ
judges
بھی بنی ہیں، اس کے ساتھ ساتھ وکالت کے شعبے میں بھی بہت بڑی تعداد میں عورتیں آئ ہیں۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ ہم نے یہ دیکھا ہے کہ مختلف قسم کے جو امور ہیں، مطلب یہ کہ پولیس کے اندر اور دوسری چیزوں کے اندر جو کہ مشکل شعبے ہیں، آرمی کے مختلف شعبوں کے اندر عورتوں نے کافی کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں۔ لیکن یہ تمام چیزیں جو ہیں، یہ تمام ترقی جو ہے، وہ شہروں میں تو بہت نظر آتی ہے لیکن گاؤں کی جو خواتین ہیں ان کے ساتھ بھی آج المیہ یہ ہے کہ وہ کھیتوں میں کام کرتی ہیں اور
livestock
جو ہے اس کے پورے چیزیں سنبھالتی ہیں یعنی جانوروں کی پرورش، ان کے دیگر کام، بچوں کو پالتی ہیں، گھر کا کھانا پکاتی ہیں، لیکن گاؤں کی عورتوں کو آج وہ سہولیت آج بھی میسر نہیں ہیں۔ تعلیم کی بھی کمی ہے، معلومات کی بھی کمی ہے، ترقی کی بھی کمی ہے، اور اس کمی کو پورا کرنے کیلیئے میں سمجھتی ہوں کہ حکومت وقت، اس کے ساتھ ساتھ سماجی ادارے اور
civil society,
اور اس کے ساتھ ساتھ
NGOs
ایک بہت بڑا کردار ادا کر سکتے ہیں۔ بعض جگہاں پر جہاں پر قبائلی نظام رائج ہے، یا جہاں پر جاگیردارانہ نظام رائج ہے، جہاں پر مطلب یہ کہ بہت بڑی وڈیرہ شاہی کا سسٹم ہے اور جہاں پر قبیلوں وغیرہ کا سسٹم ہے، وہاں عورتوں کو
commodity
سمجھا جاتا ہے، اور ان کے شادی بیاہ وغیرہ کے جو طریقے ہیں جو رسوم ہیں، یا جو غیرت کے حوالے سے ان کے ساتھ زیادتی ہوتی ہے تشدّد ہوتا ہے، وہ تمام چیزیں کافی پریشان کن ہیں۔ لیکن ان کیلیئے مسلسل کوششیں ہو رہی ہیں۔ اور ہر سطح پر کوشش ہو رہی ہیں۔ گورمنٹ

بھی کوشش کر رہی ہے، ادارے بھی کوشش کر رہے ہیں، سماجی تنظیمیں بھی کوشش کر رہی ہیں،
NGOs
بھی کوشش کر رہے ہیں۔ اور عورت تو پوری طریقے سے نہ صرف ایک خاندان کی، ایک قوم کی، بلکہ ایک ملک کی اور ایک تاریخ کی، ایک بنیاد ہوتی ہے۔ اس لیئے میں سمجھتی ہوں کہ عورت کی ترقی جو ہے وہ کسی بھی ملک کی ترقی کیلیئے، کسی بھی تاریخ کی ترقی کیلیئے بہت اہم کردار ادا کر سکتی ہے اور اس کے کردار کو کسی بھی قیمت پر نظرانداز نہیں کیا جا سکتا، اور جو ممالک نظرانداز کرتے ہیں، ظاہر ہے کہ انہیں پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، ان کی ترقی کی رفتار جو ہے وہ سست رہتی ہے، اور اس حوالے سے ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے ملک کے اندر، اس ترقی کی رفتار کے اندر، تمام خواتین مل بانٹ کر جو ہے پوری طریقے سے کردار ادا کریں۔ اور اس کی ایک نئ روشن مثال یہ سامنے آ رہی ہے کہ ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ ہر جگہ مطلب عورتیں جو ہے ان کے اندر ایک
awareness
آ رہی ہے، ان کے اندر سیکھنے کا شوق آ رہا ہے۔ میں نے اپنے اس
NGO
میں کام کرتے ہوئے، میں نے یہ دیکھا ہے کہ کچّی بستیوں میں رہنے والی، بغیر پڑھی لکھی عورتوں کے اندر بھی، مثلاً جیسے بہت ایسی
Communities
ہیں جہاں پر عورتیں کافی مطلب پردے کے اندر ہیں، ان کے اوپر سختیاں ہیں، لیکن آج بھی وہ یہ چاہتی ہیں کہ جی فیملی پلیننگ جو ہے وہ کی جائے، آج وہ یہ سمجھتی ہیں۔ حالانکہ وہ یہ سب سیکھتی ہیں سن کر اور دیکھ کر، ان کو علم نہیں، لکھنے پڑھنے کی ان میں استطاعت نہیں ہوتی۔ لیکن، پھر اس کے ساتھ ساتھ میڈیا بھی ایک بڑا کردار ادا کر رہی ہے۔ اور آج ٹیلیویژن، ٹی وی، اور ریڈیو، اور اخبارات، یہ تمام چیزیں مل کر جو ہیں کافی مددگار ثابت ہو رہے ہیں۔ اور اب تو جدید
technology
میں ہم نے یہ دیکھا ہے کہ ہماری اورنگی میں بھی کمپیوٹر وغیرہ کے کورسس میں لڑکیاں دلچسپی لے رہی ہیں۔ اور بہت بڑی تعداد ایسے اسکولوں کی ہے جہاں پر جو ہے مطلب کمپیوٹر وغیرہ کی تعلیم دی جا رہی ہے، اور لڑکیاں اپنے گھروں میں بھی بیسیاں ڈال کر، اپنی قسطیں جمع کر کر، پیسے جمع کر کر، اور مطلب اپنی
pocket money
جمع کر کر، کمپیوٹر خرید رہی ہیں، اور یہ سب ایک بہت اچھی پیش قدمی ہے اور ایک مثبت راہ کی طرف ایک قدم بڑھا رہی ہیں۔ اور آپ کو ایک بات بتاؤں تو آپ بڑی حیران ہوں گی کہ اورنگی کی کچی بستی کے اندر جو ہے وہ اسکول
private sector
کے اندر ساڑھے تین سو سے بھی زیادہ ہیں، اور اس کے ساتھ ساتھ وہاں جو ہیں پڑھانے والی جو ہیں، ان میں ٹیچرز کا
ratio
زیادہ ہے، اور سب سے بڑی مثبت بات یہ ہے کہ اورنگی میں رہنے والے خاندان جو ہیں وہ اپنے لڑکوں کے ساتھ ساتھ اپنی بچیوں کو بھی تعلیم دلانے کیلیئے اسکولوں میں داخل کرتے ہیں، اور یہ بہت بڑی پیش رفت ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک کوشش اور بھی ہو رہی ہے کہ وہ بچے جو اپنے خاندان کو روزگار کما کر دیتے ہیں، ان کو بھی مطلب تعلیم دینے کیلیئے کوئ

informal sector میں education
کی چیزوں کی طرف بڑھا جا سکے۔ تو یہ تمام چیزیں آگے بڑھ کر ایک مطلب یہ کہ
development
کی ایک ماڈل بنتی ہیں، اور
development
کے ماڈل کے ساتھ ساتھ، اگر اس کے ساتھ ساتھ پورا حکومت کا تعاون بھی ہو تو اس ملک میں
ترقی کی رفتار بہت تیز ہوتی ہے۔

English translation:

Doctor Shamim: Women in Pakistan are still facing a lot of difficulties, but the one good thing that has happened that today almost in every sphere, whether it is the field of working on the ground (e.g. agriculture and farming, etc.) or a technical field, women have substantially moved forward and progressed. Even to the point that now women are now being included as trainees learning to fly airplanes. And the biggest thing is that women have also moved forward in productive relations. That is to say, they are working in cities, working for economic growth; even at home they are working in cottage industries, they are working in mills, in pharmaceutical companies, and in many other different fields…for instance, in hospitals as doctors, as paramedic staff, and as surgeons, and in different kinds of professions. And along with this you will see that they have also become judges, and women have entered law in great numbers. And we have also seen them in different types of work, such as in police and in other such difficult fields, in the different divisions of the army, women have accomplished great deeds. But all these things, all this progress, is evident in the cities, but with the women in the villages, their tragedy still is that they work in the fields, and take care of livestock, that is, they care for animals, and have other related responsibilities, take care of the children, cook food for the family, but these village women still do not have those facilities even today. There is a scarcity of education, of information, of progress, and to remove that scarcity I believe that the present government, along with the social institutions, civil society and NGOs can play a major role. In some places where the tribal system is in place, or where the feudal system is established, meaning where there is a *Waderashahi* (i.e. landlord rule) system in place, women are treated as a commodity and the methods and traditions of their weddings, or the torture and injustice that is inflicted on them in the name of honor, all these things are very troubling. But constant efforts are being made [to help] them. And efforts are being made on every level. The government is trying, the institutions are trying, the social and civic organizations are also trying; the NGOs are also trying. And woman is completely the foundation of not only a family or a people, but of a country and history. That is why I think that women's progress plays a crucial role in the progress of any country and of any history, and this role cannot be ignored at any price, and the countries which do so obviously have to bear the problems, the rate of their development remains slow, and so on this count, we want that in our country, at this rate of progress, all women should share in fully playing this role. And a new bright example of this is that we have seen that everywhere women are gaining a new awareness and a penchant for learning. Working in this NGO I have seen that illiterate women living in slums, for example there are many communities where women observe the veil and face a lot of

difficulties, but today they want that family planning should be practiced, and today they understand this. Although they learn all this through watching and listening to others, they do not have any education, and they do not have the ability to read and write. Then along with this the media is also playing a large character. And today television, TV, and radio and newspapers, these things are together proving to be very helpful. And now in latest technology we have seen that even in our Orangi[1] women are taking interest in computer courses, etc. And there are a large number of schools where computer literacy and all are being… taught, and girls are saving at home, saving their dividends, collecting money, like, meaning, their pocket money, and they are buying computers, and all this is a very good first step and they are advancing towards a beneficial path. And you will be very surprised to hear that even in the slums of Orangi there are more than three hundred and fifty schools in the private sector, and along with this among the teachers there is a high ratio, and the best thing is that the families living in Orangi admit into schools, along with their sons, also their daughters to acquire education, and this is a great step forward. With this an attempt is also being made to create opportunities for education in the informal sector for educating children who earn a livelihood for their families. So all these things together make a development model later on, and if there is government cooperation along with this model of development, then the speed of progress can be and is quite fast.

About CultureTalk: CultureTalk is produced by the Five College Center for the Study of World Languages and housed on the LangMedia Website. The project provides students of language and culture with samples of people talking about their lives in the languages they use everyday. The participants in CultureTalk interviews and discussions are of many different ages and walks of life. They are free to express themselves as they wish. The ideas and opinions presented here are those of the participants. Inclusion in CultureTalk does not represent endorsement of these ideas or opinions by the Five College Center for the Study of World Languages, Five Colleges, Incorporated, or any of its member institutions: Amherst College, Hampshire College, Mount Holyoke College, Smith College and the University of Massachusetts at Amherst.

© 2003-2009 Five College Center for the Study of World Languages and Five Colleges, Incorporated

[1] a slum district in which the speaker works